101404 - نوروز کا جشن منانا

سوال

اللہ تعالی آپ کو برکت دے یہ ویب سائٹ بہت اچھی ہے میں یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ آیا نوروز کا جشن منانا حرام ہے یا نہیں، کیونکہ میں ایک فارسی ہونے کے ناطے یہ جشن مناتا ہوں، ہم نوروز میں کھانا تیار کرتے ہیں اور اس پر قرآن رکھتے ہیں آیا یہ جشن نوروز حرام ہے یا نہیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

النیروز معرب کلمہ ہے یعنی یہ عربی کلمہ نہیں بلکہ دوسری زبان سے لیا گیا ہے، اور یہ فارسی زبان کا کلمہ ہے جو نوروز سے ماخوذ ہے جس کا معنی نیا دن ہے، اور یہ فارسیوں کے تہواروں میں سے ایک تہوار اور جشن ہے، بلکہ یہ ان کے عظیم جشن میں شامل ہوتا ہے، کہا جاتا ہے کہ اس جشن کو سب سے پہلے منانے والا شخص فارسیوں کے قدیم بادشاہوں میں" جمشید " نامی شخص ہے اور اسے " جمشاد " میں کہا جاتا ہے.

اور نوروز فارسی سال کا پہلا دن کہلاتا ہے اور یہ جشن اس پہلے دن کے بعد پانچ ایام تک چلتا ہے.

مصر کے قبطی نوروز کا جشن مناتے رہے ہیں اور یہ ان کا پہلا طریقہ ہے، جو عید شم النسیم کے نام سے معروف ہے.

امام ذہبی رحمہ اللہ اپنے رسالہ " الخسیس باھل الخمیس " میں لکھتے ہیں:

" رہا نوروز کا مسئلہ تو اہل مصر اس کو منانے میں مبالغہ کیا جاتا ہے وہ اس جشن کو مناتے ہیں، اور یہ دن قبطیوں کے سال کا پہلا دن ہے، وہ اسے تہوار اور عید مناتے ہیں جس میں مسلمانوں نے ان کے ساتھ مشابہت کرتے ہیں " انتہی

منقول از: مجلة الجامعة الاسلامية عدد نمبر (103 - 104).

دوم:

مسلمانوں كے ليے تو صرف دو عيديں اور تہوار ہيں جنہيں بطور تہوار منانا جائز ہے، ايك تو عيد الفطر اور دوسرى عيد الاضحى اس كے علاوہ جتنے تہوار اور عيديں ہيں وہ سب اپنى جانب سے ايجاد كردہ بدعات ميں ميں شامل ہوتى ہيں ان كا منانا جائز نہيں.

سنن ابو داود اور سنن نسائى ميں انس رضى اللہ تعالى عنہ سے مروى ہے كہ:

" رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم مدينہ تشريف لائے تو اہل مدينہ كے دو تہوار تھے جس ميں وہ كھيلا كرتے تھے تو رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا: يہ دو تہوار اور دن كيسے ہيں ؟

وہ كہنے لگے: ہم دور جاہليت ميں ان دو دنوں ميں كھيلا كرتے تھے تو رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

بلا شبہ اللہ سبحانہ و تعالى نے ان دو دنوں ميں بدلے تمہيں اچھے اور بہتر دو دن ديے ہيں وہ عيد الاضحى اور عيد الفطر كے دن ہيں "

سنن ابو داود حديث نمبر (1134) سنن نسائى حديث نمبر (1556) علامہ البانى رحمہ اللہ نے السلسلۃ الاحاديث الصحيحۃ حديث نمبر (2021) ميں اسے صحيح قرار ديا ہے.

اس ليے نوروز، اور عيد الام يعنى مدر ڈے، اور جشن آزادى وغيرہ سب دوسرے تہوار نئے ايجاد كردہ تہواروں اور بدعات ميں شامل ہوتے ہيں، اور پھر جب اصل تہوار كفار كا ہو مثلا نوروز كا جشن تو پھر اس تہوار اور جشن كا معاملہ تو اور بھى زيادہ شديد ہو گا.

نوروز كا جشن جاہليت كا تہوار ہے، جو اسلام سے قبل فارسى لوگ منايا كرتے تھے، اور اسے نصارى بھى مناتے ہيں، اس ليے اس جشن كو منانا اور بھى تاكيدى ممنوع ہو جاتا ہے كيونكہ اس ميں كفار كے ساتھ مشابہت پائى جاتى ہے.

امام ذہبى رحمہ اللہ اپنے رسالہ " التمسك بالسنن و التحذير من البدع " ميں لكھتے ہيں:

" رہى عيد ميلاد اور جمعرات اور نوروز كے جشن ميں اہل ذمہ (كفار يہود و نصارى) كى مشابہت كرنا فحش بدعت ہے اور اگر كوئى مسلمان اسے دين سمجھ كر مناتا ہے تو جاہل كو تعليم دى جائيگى اور اس سے روكا جائيگا، اور اگر وہ اسے (اہل ذمہ سے) محبت اور ان كے تہواروں كو اچھا سمجھتے ہوئے منائے تو بھى قابل مذمت ہے، اور اگر وہ يہ جشن عادت و كھيل كے ليے اور اپنے اہل و عيال كو خوش كرنے اور اپنے بچوں كو منانے كے ليے جشن منائے تو بھى يہ بات محل نظر ہے، اور اعمال كا دارومدار نيتوں پر ہے، اور جاہل شخص كو معذور سمجھا جائيگا اور اس كے سامنے نرمى كے ساتھ وضاحت كى جائيگى اور اس كى بدعت كو بيان كيا جائيگا " واللہ اعلم انتہى

منقول از: مجلۃ الجامعۃ الاسلاميۃ عدد نمبر (103 - 104).

اور جمعرات عیسائی و نصاری کا تہوار ہے جسے وہ الخميس الكبير یعنی بڑی جمعرات کا نام دیتے ہیں.

الموسوعة الفقهية میں درج ہے:

" کفار کے تہواروں میں کفار کی مشابہت کرنا:

کفار کے تہواروں میں کفار کی مشابہت کرتے ہوئے یہ تہوار منانا جائز نہیں، کیونکہ حدیث میں وارد ہے:

" جس کسی نے بھی کسی قوم کی مشابہت کی تو وہ اسی میں سے ہے "

اس سے مراد مسلمانوں کو ہر اس معاملہ میں مشابہت کرنے سے نفرت دلانا ہے جو کفار کے ساتھ مخصوص ہوں "

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے مروی ہے وہ کہتے ہیں:

" جو کوئی بھی عجمیوں کے ملك سے گزرا اور ان کا نوروز اور مہرجان تہوار منایا اور ان کے ساتھ مشابہت اختیار کی اور وہ اسی حالت میں مر جائے تو روز قیامت ان کے ساتھ ہی اٹھایا جائيگا "

اور اس لیے بھی کہ تہوار اور عیدیں من جملہ شرع اور مناہج و مناسك میں شامل ہوتی ہیں جس کے متعلق اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور ہم نے ہر امت کے لیے عبادت کا ایك طریقہ مقرر کیا ہے جسے وہ بجا لانے والے ہیں .

مثلا قبلہ اور نماز و روزہ لہذا ان کے تہواروں اور باقی عبادات میں مشارکت کے مابین کوئی فرق نہیں کیونکہ سارے تہوار میں موافقت کرنا ان کے ساتھ کفر میں موافقت ہے، اور اس کی بعض فروعات میں موافقت کرنا کفر کی بعض شاخوں میں موافقت ہو گی، بلکہ تہوار ہی وہ خاص چیز ہے جس سے شریعت کی امتیاز ہوتی ہے، اور زیادہ ظاہر وہ جس کے شعائر و علامات ہوں، اس لیے تہوار میں موافقت کا معنی یہ ہوا کہ کفر کے خاص شعار اور زیادہ ظاہر شعار میں موافقت ہو گی.

قاضی خان کہتے ہیں:

ایك شخص نے نوروز کے دن کوئی ایسی چیز خریدی جسے وہ اس دن کے علاوہ کبھی نہ خریدے: اگر تو وہ اس سے اس دن کی تعیظم کرنا چاہتا ہو جس طرح کافر تعظیم کرتے ہیں تو یہ کفر ہو گا، اور اگر اس نے یہ فضول خرچی و اسراف کی بنا پر خریدی نہ کہ اس دن کی تعیظیم کی خاطر تو یہ کفر نہیں ہو گا اور اگر اس نے کسی انسان کو نوروز کے دن کوئی تحفہ دیا اور اس سے اس دن کی تعظیم مراد نہ ہو بلکہ لوگوں کی عادت کی بنا پر ایسا کیا تو یہ کفر نہیں

ہو گا، اسے چاہیے کہ وہ اس دن ایسا نہ کرے جو اس دن کے علاوہ نہ تو اس سے قبل اور نہ ہی بعد میں کیا جاتا ہے، اور اسے کفار کے ساتھ مشابہت سے احتراز کرنا چاہیے.

اور (مالکیہ میں سے) ابن قاسم نے مکروہ قرار دیا ہے کہ مسلمان کسی نصرانی شخص کو کفار کے تہوار کے موقع پر کوئی تحفہ دے، اور وہ ایسا کرنے کو اس کے تہوار کی تعظیم اور اس کے کفر پر معاونت شمار کرتے ہیں.

اور اسی طرح کفار کے تہواروں میں ان کی مشابہت اختیار کرنا جائز نہیں اس میں مشابہت کرنے والے مسلمان شخص کی معاونت نہیں کی جائیگی بلکہ اسے ایسا کرنے سے منع کیا جائیگا، اور اگر کسی شخص نے عادت سے ہٹ کر ان کے تہواروں میں دعوت کی تو اس کی دعوت قبول نہیں کی جائیگی اور کسی مسلمان نے ان تہواروں کے موقع پر کسی کو عادت سے ہٹ کر ہدیہ دیا تو اس کا یہ ہدیہ بھی قبول نہیں کیا جائیگا خاص کر اگر وہ ہدیہ ایسا ہو جس سے اس مشابہت کے ساتھ معاونت ہوتی ہو، مثلا میلاد کے تہوار پر مشعل اور موم بتی دینا، کفار کے تہواروں میں مشابہت کرنے والے مسلمان کو سزا دینا ضروری ہے " انتہی

دیکھیں: الموسوعۃ الفقھیۃ (12 / 7).

شیخ ابن جبرین حفظہ اللہ کہتے ہیں:

" بدعتیوں کے تہوار مثلا عیسائیوں کی عید میلاد کرسمس اور نوروز اور مہرجان وغیرہ تہوار منانے جائز نہیں اور اسی طرح وہ تہوار جو مسلمانوں نے نئے ایجاد کر لیے ہیں مثلا ربیع الاول میں عید میلاد النبی اور رجب میں معراج النبی وغیرہ کا جشن منانا جائز نہیں.

اور مشرکوں یا عیسائیوں نے اپنے تہواروں میں جو کھانے تیار کیے ہوں انہیں کھانا جائز نہیں، اور ان تہواروں کے موقع پر ان کی جانب سے دعوت قبول کرنا بھی جائز نہیں، اس لیے کہ ان کی دعوت قبول کرنا ان کو اس تہوار اور بدعت کی داد دینے اور اس کا اقرار کرنے کے مترادف ہے، تو اس طرح جاہل قسم کے لوگوں کے دھوکے کا سبب ہو گا، اور وہ یہ اعتقاد رکھنا شروع کر دینگے کہ یہ تہوار منانے میں کوئی حرج نہیں " واللہ اعلم انتہی

ماخوذ از: کتاب اللؤلؤ المکین من فتاوی ابن جبرین (27).

حاصل یہ ہوا کہ: مسلمانوں کے لیے نوروز کا تہوار منانا جائز نہیں اور نہ ہی اس روز کو ہدیہ و تحفہ وغیرہ دینے اور کھانا تیار کرنے کے لیے مخصوص کرنا جائز ہے.

واللہ اعلم .